بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر۲۔ کراچی

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ــــــــــــ قریشی آرٹ پریس

کتابت ــــــــــــ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ــــــــــــ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ــــــــــــ مارچ ۲۰۰۴ء

نحمدہٗ ونصلی علیٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رسولہ الکریم

کتاب الحجت

اس کتاب میں حسبِ ذیل ابواب ہیں

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ كَرَّامٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: لَوْ كَانَ النَّاسُ رَجُلَيْنِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْإِمَامَ وَقَالَ: إِنَّ آخِرَ مَنْ يَمُوتُ الْإِمَامُ لِئَلَّا يَحْتَجَّ أَحَدٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ تَرَكَهُ بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلّٰهِ عَلَيْهِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ایک ان میں امام ہوگا اور سب سے آخر میں مرنے والا امام ہوگا تاکہ بندہ کی خدا کی یہ حجت نہ ہو کہ اس کو بے حجت خدا چھوڑ دیا گیا ہے

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ. أَوِ الثَّانِي الْحُجَّةَ. الشَّكُّ مِنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ان میں سے ایک حجت ہوگا یا دوسرا۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ الْإِمَامُ أَحَدَهُمَا.

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر زمین پر صرف دو آدمی باقی رہینگے تو ایک ان میں حجت ہوگا۔

ساتواں باب

معرفت امام اور اس کی طرف رجوع

((بَابُ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ وَالرَّدِّ إِلَيْهِ))

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّمَا يَعْبُدُ اللهَ مَنْ يَعْرِفُ اللهَ، فَأَمَّا مَنْ لَا يَعْرِفُ اللهَ فَإِنَّمَا يَعْبُدُهُ هٰكَذَا ضَلَالًا (۱) قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا مَعْرِفَةُ اللهِ؟ قَالَ: تَصْدِيقُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَصْدِيقُ

رَسُولِهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وَ مُوالاةُ عَلِيٍّ عليه السلام وَالْإِئْتِمامُ بِهِ وَ بِأَئِمَّةِ الْهُدیٰ عليهم السلام وَالْبَراءَةُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَدُوِّهِمْ، هٰكَذا يُعْرَفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ عبادتِ خدا وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیا ہے فرمایا اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کو اور دیگر آئمہ ہدیٰ کو امام ماننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار برأت کرنا۔ اس طرح معرفت الٰہی باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے

٢- الْحُسَيْنُ، عَنْ مُعَلًّى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عائِذٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ قالَ: حَدَّثَنا غَيْرُ واحِدٍ، عَنْ أَحَدِهِما عليهما السلام أَنَّهُ قالَ: لا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِناً حَتّىٰ يَعْرِفَ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَالْأَئِمَّةَ كُلَّهُمْ وَإِمامَ زَمانِهِ وَيَرُدَّ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمَ لَهُ، ثُمَّ قالَ: كَيْفَ يَعْرِفُ الْآخِرَ وَهُوَ يَجْهَلُ الْأَوَّلَ.

۲۔ ابن اُذینہ سے مروی ہے کہ ایک سے زیادہ لوگوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک اللہ اور اس کے رسول اور تمام آئمہ کو نہ پہچانے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات ان کی طرف رجوع کرے اور اپنے کو ان کے سپرد کرے پھر فرمایا جو اوّل سے جاہل ہے وہ آخرت کو کیا جانے گا۔

٣- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ، عَنْ زُرارَةَ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَخْبِرْنِي عَنْ مَعْرِفَةِ الْإِمامِ مِنْكُمْ واجِبَةٌ عَلىٰ جَمِيعِ الْخَلْقِ؟ فَقالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّداً صلی اللہ علیہ وآلہ إِلَى النّاسِ أَجْمَعِينَ رَسُولاً وَحُجَّةً لِلّٰهِ عَلىٰ جَمِيعِ خَلْقِهِ فِي أَرْضِهِ، فَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وَ اتَّبَعَهُ وَ صَدَّقَهُ فَإِنَّ مَعْرِفَةَ الْإِمامِ مِنّا واجِبَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَمْ يَتَّبِعْهُ وَلَمْ يُصَدِّقْهُ وَيَعْرِفْ حَقَّهُما فَكَيْفَ يَجِبُ عَلَيْهِ مَعْرِفَةُ الْإِمامِ وَهُوَ لا يُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَيَعْرِفُ حَقَّهُما(1)؟! قالَ: قُلْتُ: فَما تَقُولُ فِيمَنْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَ يُصَدِّقُ رَسُولَهُ فِي جَمِيعِ ما أَنْزَلَ اللهُ، يَجِبُ عَلىٰ أُولٰئِكَ حَقُّ مَعْرِفَتِكُمْ؟ قالَ: نَعَمْ أَلَيْسَ هٰؤُلاءِ يَعْرِفُونَ فُلاناً وَ فُلاناً؟ قُلْتُ: بَلىٰ، قالَ: أَتَرىٰ أَنَّ اللهَ هُوَ الَّذِي أَوْقَعَ فِي قُلُوبِهِمْ مَعْرِفَةَ هٰؤُلاءِ؟ وَاللهِ ما أَوْقَعَ ذٰلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا الشَّيْطانُ، لا وَاللهِ ما أَلْهَمَ الْمُؤْمِنِينَ حَقَّنا إِلَّا

اللہ عزوجل۔

۳۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے معرفت امام کے متعلق بتائیے کہ کیا وہ واجب ہے تمام مخلوق پر۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ کو بھیجا۔ تمام لوگوں کی طرف رسولؐ اور اپنی حجت بنا کر تمام مخلوق پر۔

پس جو اللہ اور محمد رسول اللہ پر ایمان لایا اور اللہ کی پیروی کی اور تصدیق کی تو اس پر ہم میں سے ہر امام کی معرفت واجب ہے اور جو اللہ اور رسول پر ایمان نہ لایا اور نہ انکا اتباع کیا اور نہ رسول کی اطاعت کی اور نہ ان دونو کے حق کو پہچانا تو معرفت امام ان پر کیسے واجب ہوگی۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے پوچھا آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لایا اور جو کچھ رسولؐ پر نازل ہوا ہے اس کی تصدیق کی ہو تو کیا آپ لوگوں کا حق معرفت ان پر واجب ہے۔ فرمایا ہاں یہ لوگ فلاں فلاں کو پہچانتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا اللہ نے ان کے دلوں میں ان کی معرفت ڈالی ہے اللہ نے تو مومنین کے دلوں میں ہمارے حق کا الہام کیا ہے۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ إِنَّمَا يَعْرِفُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ يَعْبُدُهُ مَنْ عَرَفَ اللهَ وَ عَرَفَ إِمَامَهُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَمَنْ لَا يَعْرِفُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ[لَا] يَعْرِفُ الْإِمَامَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا يَعْرِفُ وَيَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ هٰكَذَا وَاللهِ ضَلَالاً.

۴۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو خدا کی معرفت رکھتا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے وہ ہم اہلبیت میں سے اپنے امام کو بھی پہچانتا ہے اور جو اللہ کی معرفت نہیں رکھتا اور ہم اہلبیت کی معرفت رکھتا ہے تو غیر خدا کی عبادت کرتا ہے اور یہ کھلی گمراہی ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ ذَرِيحٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْأَئِمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِمَاماً ثُمَّ كَانَ الْحَسَنُ إِمَاماً، ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنُ إِمَاماً، ثُمَّ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَاماً، ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِمَاماً، مَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ كَانَ كَمَنْ أَنْكَرَ مَعْرِفَةَ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ مَعْرِفَةَ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لِي: إِنِّي إِنَّمَا حَدَّثْتُكَ لِتَكُونَ مِنْ شُهَدَاءِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي أَرْضِهِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آنحضرت صلعم کے بعد آئمہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا حضرت کے بعد امیرالمومنین امام تھے پھر امام حسنؑ پھر امام حسینؑ پھر علی بن الحسینؑ پھر محمدؑ بن علیؑ امام ہوئے۔ جس نے انکار کیا ان سے، اس نے معرفت باری تعالیٰ سے انکار، اس نے رسولؐ کی معرفت سے انکار کیا۔ میں نے کہا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے بعد آپؑ امام ہیں۔ میں نے اس کا اعادہ تین بار کیا۔ فرمایا۔ میں نے تم سے سلسلہ بیان کر دیا۔ (اب میرے سوا اور کون ہوگا) یہ اس لئے بیان کیا ہے کہ روئے زمین پر تم اللہ کے گواہوں میں سے ہو جاؤ۔

٦ ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّكُمْ لَاتَكُونُونَ صَالِحِينَ حَتَّىٰ تَعْرِفُوا وَلَاتَعْرِفُونَ حَتَّىٰ تُصَدِّقُوا وَلَاتُصَدِّقُونَ حَتَّىٰ تُسَلِّمُوا أَبْوَاباً أَرْبَعَةً لَايَصْلَحُ أَوَّلُهَا إِلَّا بِآخِرِهَا، ضَلَّ أَصْحَابُ الثَّلَاثَةِ وَتَاهُوا تَيْهاً بَعِيداً، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لَايَقْبَلُ إِلَّا الْعَمَلَ الصَّالِحَ وَلَايَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الْوَفَاءَ بِالشُّرُوطِ وَالْعُهُودِ، فَمَنْ وَفَىٰ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِشَرْطِهِ وَاسْتَعْمَلَ مَاوَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ مَا عِنْدَهُ وَاسْتَكْمَلَ [مَا] وَعَدَهُ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَخْبَرَ الْعِبَادَ بِطُرُقِ الْهُدَىٰ وَشَرَعَ لَهُمْ فِيهَا الْمَنَارَ وَأَخْبَرَهُمْ كَيْفَ يَسْلُكُونَ فَقَالَ: «وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَىٰ» وَقَالَ: «إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ» فَمَنِ اتَّقَى اللهَ فِيمَا أَمَرَهُ لَقِيَ اللهَ مُؤْمِناً بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله، هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ فَاتَ قَوْمٌ وَمَاتُوا قَبْلَ أَنْ يَهْتَدُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ آمَنُوا وَأَشْرَكُوا مِنْ حَيْثُ لَايَعْلَمُونَ، إِنَّهُ مَنْ أَتَى الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اهْتَدَىٰ وَمَنْ أَخَذَ فِي غَيْرِهَا سَلَكَ طَرِيقَ الرَّدَىٰ، وَصَلَ اللهُ طَاعَةَ وَلِيِّ أَمْرِهِ بِطَاعَةِ رَسُولِهِ وَطَاعَةَ رَسُولِهِ بِطَاعَتِهِ فَمَنْ تَرَكَ طَاعَةَ وُلَاةِ الْأَمْرِ لَمْ يُطِعِ اللهَ وَلَارَسُولَهُ وَهُوَ الْإِقْرَارُ بِمَا أُنْزِلَ مِنْ عِنْدِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ، خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَالْتَمِسُوا الْبُيُوتَ الَّتِي أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، فَإِنَّهُ أَخْبَرَكُمْ أَنَّهُمْ رِجَالٌ لَاتُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَابَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ، إِنَّ اللهَ قَدِ اسْتَخْلَصَ الرُّسُلَ لِأَمْرِهِ، ثُمَّ اسْتَخْلَصَهُمْ مُصَدِّقِينَ بِذٰلِكَ فِي نُذُرِهِ فَقَالَ: «وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ» تَاهَ مَنْ جَهِلَ وَاهْتَدَىٰ مَنْ أَبْصَرَ وَعَقَلَ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَإِنَّهَا لَاتَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ» وَكَيْفَ يَهْتَدِي مَنْ لَمْ يُبْصِرْ؟ وَكَيْفَ يُبْصِرُ مَنْ لَمْ يَتَدَبَّرْ؟ اتَّبِعُوا رَسُولَ اللهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ وَأَقِرُّوا بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِاللهِ وَاتَّبِعُوا آثَارَ الْهُدَىٰ، فَإِنَّهُمْ عَلَامَاتُ الْأَمَانَةِ

سورۂ طہ ۲۰/۸۵ — ۵/۳۱ — ۳۵/۲۲ — ۲۲/۴۶

وَالتُّقٰی وَ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَوْأَنْكَرَ رَجُلٌ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام وَ أَقَرَّ بِمَنْ سِوَاهُ مِنَ الرُّسُلِ لَمْ يُؤْمِنْ ، اِقْتَصُّوا الطَّرِيقَ بِالْتِمَاسِ الْمَنَارِ وَالْتَمِسُوا مِنْ وَرَاءِ الْحُجُبِ الْآثَارَ تَسْتَكْمِلُوا أَمْرَ دِينِكُمْ وَتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تم صالحین میں سے نہیں ہو سکتے جب تک خدا کی معرفت حاصل نہ کرو اور معرفت نہیں ہوگی بغیر نبی کی تصدیق کئے اور یہ تصدیق نہیں ہوگی بغیر چار باتوں کے تسلیم کئے اور نہیں درست ہوگا پہلا بغیر آخر کے جس نے صرف تین کو مانا وہ گمراہ ہو گیا اور بہت حیران (سرگرداں) پھرا۔ خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر عمل صالح کو۔ اور خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر وفا کو جو شرط وعہود کے ساتھ ہو پس جس نے شرط عہد کو پورا کیا اور ان امور کو بجالایا جو داخل عہد تھے تو اس نے اپنے وعدے کو پورا کر لیا۔ خداوند عالم نے بندوں کو آگاہ کیا ہے ہدایت کے طریقوں سے۔ اور قائم کئے اور انکے لئے ہدایت کے منارے اور آگاہ کیا ان کو کہ شریعت کی راہ میں کیسے چلیں اور فرمایا میں گناہوں کا بخشنے والا ہوں اس کے جو توبہ کرے اور ایمان کے ساتھ عمل صالح بجالائے اور ہدایت قبول کرے اور فرمایا خدا متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے پس جو اللہ سے ڈرا اس عمل میں جس کا اس نے حکم دیا ہے تو وہ مومن ہو کر اللہ سے ملے گا افسوس افسوس اس قوم پر جو ہدایت حاصل کرنے سے پہلے مر گئی اور اسے اپنے مومن ہونے کا گمان رہا اور انھوں نے شرک کیا اس صورت سے کہ انھیں پتہ بھی نہ چلا۔ بے شک جو گھروں میں دروازے سے آیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے غیر سے لیا اس نے ہلاکت کا راستہ طے کیا۔ خدا نے اپنے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسولؐ کی اطاعت سے ملایا اور رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے جس نے والیان امر کی اطاعت ترک کی، اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ رسولؐ کی اور یہ اطاعت اقرار ہے ماجابہ النبی کا یعنی جو احکام آنحضرت پر نازل ہوئے ہر نماز کے وقت زینت کرو اور ان گھروں کو تلاش کرو جن کو بلند کیا ہے اور جن میں ذکر خدا ہوتا ہے اس لئے کہ تم کو خبر دی ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ نہ بیع نہ فروخت، ان کو ذکر خدا سے غافل کرتی ہے اور نہ تجارت اور وہ نماز کو قائم کرنے والے اور زکوٰۃ کو دینے والے ہیں اور ڈرتے ہیں اس روز سے جس میں دل پلٹ جائیں گے اور آنکھیں۔ خدا نے مخصوص کیا اپنے رسولوں کو اپنے امر کے لئے اور خالص کیا ان کو اس کی تصدیق کرنے کے لئے اپنے انداز میں جیسا کہ فرمایا ہے کہ کوئی امت ایسی نہیں ہوئی کہ جس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو حیران و پریشان ہوا جو اس سے جاہل رہا اور ہدایت یافتہ ہوا جس نے غور کیا اور عقل سے کام لیا۔

خدا کہتا ہے کہ جہالت آنکھوں کو اندھا نہیں کرتی بلکہ وہ ان دلوں کو اندھا بنا دیتی ہے جو سینوں کے اندر ہیں کیونکر ہدایت پائے گا وہ جس نے سمجھا نہیں اور کیوں کر سمجھے گا وہ جس نے غور نہیں کیا۔ اللہ کے رسول کا اتباع کرو اور ان کے اہلبیتؑ کا اتباع کرو اور آثار ہدایت کا کہ وہ امانت اور تقویٰ کے نشان ہیں اور سمجھ لو اگر کوئی عیسیٰ ابن مریمؑ کا انکار کرے اور

ان کے سوا دوسرے رسولوں کا اقرار کرے تو وہ ایمان نہیں لایا۔ جو ہدایت کے منارے ہیں۔ ان تک پہنچو اور پردوں کے پیچھے آثار قدرت تلاش کرو تاکہ تمہارے دین کا معاملہ پورا ہو جائے اور تم اپنے رب اللہ پر ایمان لانے والے بن جاؤ۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ؛ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَغِيرٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: أَبَى اللهُ أَنْ يُجْرِيَ الْأَشْيَاءَ إِلَّا بِأَسْبَابٍ؛ فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَباً وَ جَعَلَ لِكُلِّ سَبَبٍ شَرْحاً وَجَعَلَ لِكُلِّ شَرْحٍ عِلْماً وَجَعَلَ لِكُلِّ عِلْمٍ بَاباً نَاطِقاً، عَرَفَهُ مَنْ عَرَفَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، ذَاكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَنَحْنُ.

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے تمام اشیاء کو اسباب سے جاری کیا ہے اور ہر شئے کا ایک سبب قرار دیا ہے اور ہر سبب کی ایک شرح ہے اور ہر تشریح کے لئے ایک علم ہے اور ہر علم کے لئے ایک باب ناطق ہے جس نے ان کو جانا اس نے معرفت حاصل کر لی اور جو جاہل رہا وہ جاہل رہا، اور یہ علم والے رسول اللہ ہیں اور ہم۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ مَنْ دَانَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِعِبَادَةٍ يُجْهِدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَلَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللهِ، فَسَعْيُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَهُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللهُ شَانِئٌ[۶] لِأَعْمَالِهِ وَ مَثَلُهُ كَمَثَلِ شَاةٍ ضَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَ قَطِيعِهَا فَهَجَمَتْ ذَاهِبَةً وَجَائِيَةً يَوْمَهَا؛ فَلَمَّا جَنَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعِ غَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا، فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَ اغْتَرَّتْ بِهَا. فَبَاتَتْ مَعَهَا فِي مَرْبَضِهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ أَنْكَرَتْ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَاغْتَرَّتْ بِهَا، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي: اَلْحَقِي بِرَاعِيكِ وَ قَطِيعِكِ فَأَنْتِ تَائِهَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ رَاعِيكِ وَ قَطِيعِكِ فَهَجَمَتْ ذُعْرَةً، مُتَحَيِّرَةً، تَائِهَةً، لَا رَاعِيَ لَهَا يُرْشِدُهَا إِلَى مَرْعَاهَا أَوْ يَرُدُّهَا؛ فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَنَمَ الذِّئْبُ ضَيْعَتَهَا، فَأَكَلَهَا، وَ كَذَلِكَ وَاللهِ يَا مُحَمَّدُ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ظَاهِرٌ عَادِلٌ أَصْبَحَ ضَالّاً تَائِهاً، وَإِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ مِيتَةَ كُفْرٍ وَ نِفَاقٍ وَاعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ! أَنَّ أَئِمَّةَ الْجَوْرِ وَ أَتْبَاعَهُمْ لَمَعْزُولُونَ عَنْ دِينِ اللهِ قَدْ ضَلُّوا وَ أَضَلُّوا فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ، ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ.

۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، جو شخص اللہ سے قربت چاہے اور عبادت میں مشقت اٹھائے اور

اس کا منصوص من اللہ امام نہ ہو تو اس کی یہ کوشش غیر مقبول ہے وہ گمراہ اور امر دین میں متحیر ہے اور خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے سے جدا ہو گئی ہو اور اپنے گلہ کو اس نے چھوڑ دیا ہو اور اپنی گمشدگی کے دن اپنی آمد و رفت کے دن مضطرب ہو اس حالت میں کہ جب رات نے اس کو آلیا تو اس نے بکریوں کے ایک گلہ کو اپنے چرواہے کے ساتھ دیکھا پس وہ دھوکہ میں اس کی طرف چلی اور رات کو انہی کے تھان پر رہی۔ صبح کو جب گلہ بان اپنے گلے کو لے کر چلنے لگا تو اس کو یہ بکری غیر معلوم ہوئی۔ لہذا اپنے گلہ سے اسے جدا کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے چرواہے اور گلہ کو ڈھونڈنے لگی اب اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا پس دھوکا کھا کر اس کے ساتھ ہو لی۔ چرواہے نے کہا تو اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ یہاں کیسے آگئی تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و پریشان پھر رہی ہے اب وہ اس حالت میں مضطرب الحال اور گم کردہ راہ تھی کہ کوئی چرواہا اس کا نہ تھا ناگاہ ایک بھیڑیے نے اس کی گمشدگی کو غنیمت جان کر چیر پھاڑ ڈالا۔ پس اے محمدؐ! (راوی) یہی حال اس امت کے اس شخص کا ہے جس کا کوئی امام منصوص من اللہ نہیں جو ظاہر و عادل ہو ایسی صورت میں وہ گمراہ ہو کر حیران و پریشان پھرتا ہے اگر وہ اس حالت میں مر گیا تو کفر کی موت مرا اور نفاق کی حالت میں مرا۔ اے محمدؐ جان لو کہ آئمہ کفر اور ان کے تابعین دین سے الگ ہیں اور خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے۔ ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جس کو آندھی کا جھونکا اڑا کر لے جائے جو کچھ انھوں نے کیا ہے وہ اس کی کسی چیز پہ قدرت نہیں رکھتے بس اسی کا نام کھلی گمراہی ہے۔

٩ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مُقَرِّنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: جَاءَ ابْنُ الْكَوَّاءِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ «وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ»؟ فَقَالَ: نَحْنُ عَلَى الْأَعْرَافِ، نَعْرِفُ أَنْصَارَنَا بِسِيمَاهُمْ وَنَحْنُ الْأَعْرَافُ الَّذِي لَايُعْرَفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِسَبِيلِ مَعْرِفَتِنَا وَنَحْنُ الْأَعْرَافُ يُعَرِّفُنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ؛ فَلَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ عَرَفَنَا وَعَرَفْنَاهُ وَلَايَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا مَنْ أَنْكَرَنَا وَأَنْكَرْنَاهُ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَوْشَاءَ لَعَرَّفَ الْعِبَادَ نَفْسَهُ وَلٰكِنْ جَعَلَنَا أَبْوَابَهُ وَصِرَاطَهُ وَسَبِيلَهُ وَالْوَجْهَ الَّذِي يُؤْتَى مِنْهُ، فَمَنْ عَدَلَ عَنْ وَلَايَتِنَا أَوْ فَضَّلَ عَلَيْنَا غَيْرَنَا، فَإِنَّهُمْ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ فَلَاسَوَاءٌ مَنِ اعْتَصَمَ النَّاسُ بِهِ وَلَاسَوَاءٌ حَيْثُ ذَهَبَ النَّاسُ إِلَى عُيُونٍ كَدِرَةٍ يَفْرَغُ بَعْضُهَا فِي بَعْضٍ، وَذَهَبَ مَنْ ذَهَبَ إِلَيْنَا إِلَى عُيُونٍ صَافِيَةٍ تَجْرِي بِأَمْرِ رَبِّهَا؛ لَانَفَادَلَهَا وَلَاانْقِطَاعَ.

۱۲۶/۷

٩- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابن الکوا امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا امیر المومنینؑ

کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب کو ان کی پیشانیاں دیکھ کر پہچانیں گے فرمایا۔ اعراف ہم ہیں ہم اپنے انصار کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ہم ہی وہ اعراف ہیں کہ اللہ کی معرفت نہیں ہوتی مگر ہماری معرفت کی راہ سے اور ہم ہی وہ اعراف ہیں جن کی معرفت خدا روز قیامت صراط پر کرائیگا۔ پس جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جس نے ہمیں پہچانا ہوگا اور جس کو ہم نے پہچانا ہوگا اور دوزخ میں نہیں داخل ہوگا مگر وہ جس نے ہمارا اور ہم نے اس کا انکار کیا ہوگا۔ اگر خدا چاہتا تو اپنے بندوں کو اپنی معرفت خود کرا دیتا۔ لیکن اس نے ہم کو اپنے دروازے، اپنی صراط اور اپنا راستہ قرار دیا اور وجہ بنایا جس سے اس کی طرف توجہ کی ہے پس جس نے ہماری ولایت سے عدول کیا اور ہمارے غیر کو ہم پر فضیلت دی تو ایسے لوگ صراط سے دھکیل دیئے جائیں گے جو لوگ غیروں سے تمسک کریں اور مکدر چشموں سے سیراب ہوں وہ کیسے برابر ہوں گے ان کی جو ہماری طرف رجوع کریں اور ایسے چشموں سے سیراب ہوں جو امر رب سے جاری ہیں ان کے لئے ختم ہونا ہے اور نہ قطع ہونا۔

١٠ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ شَبِيبٍ، عَنْ يُونُسَ؛ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا أَبَا حَمْزَةَ! يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ فَرَاسِخَ فَيَطْلُبُ لِنَفْسِهِ دَلِيلاً وَ أَنْتَ بِطُرُقِ السَّمَاءِ أَجْهَلُ مِنْكَ بِطُرُقِ الْأَرْضِ، فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ دَلِيلاً.

١٠۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ابوحمزہ اگر تم میں سے کوئی چند فرسخ جاتا ہے تو اپنے لئے ایک رہنما تلاش کرتا ہے اور تم آسمانی راستوں سے بہ نسبت زمین کے راستوں کے زیادہ بے خبر ہو تو ایسی صورت میں اس کے لئے بھی ایک رہنما تلاش کرو۔

١١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَ مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً» فَقَالَ: طَاعَةُ اللهِ وَ مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ.

۲/۲۳

١١۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جس کو حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی اس حکمت سے مراد اللہ کی اطاعت اور معرفت امام ہے۔

١٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: هَلْ عَرَفْتَ إِمَامَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: إِي وَاللهِ، قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْكُوفَةِ،

فَقالَ : حَسْبُكَ إذاً.

۱۲۔ ابو بصیر سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نے اپنے امام کو پہچانا۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں نے کوفہ سے نکلنے سے پہلے یہ کیا ہے یعنی آپ کی خدمت میں اسی لئے آیا ہوں۔ فرمایا۔ تو ٹھیک ہے۔

١٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْماعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ بُرَيْدٍ قالَ: سَمِعْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ فِي قَوْلِ اللهِ تَبارَكَ وَتَعالىٰ: «أَوَ مَنْ كانَ مَيْتاً فَأَحْيَيْناهُ وَجَعَلْنا لَهُ نُوراً يَمْشِي بِهِ فِي النّاسِ» فَقالَ: مَيْتٌ لا يَعْرِفُ شَيْئاً وَ«نُوراً يَمْشِي بِهِ فِي النّاسِ»: إِماماً يُؤْتَمُّ بِهِ، «كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُماتِ لَيْسَ بِخارِجٍ مِنْها» قالَ: الَّذِي لا يَعْرِفُ الْإِمامَ.

٦/١٢٣ ال

۱۳۔ برید سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سُنا آیہ جو میت کی طرح تھا ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور قرار دیا کہ وہ اس کی روشنی میں لوگوں کے درمیان چلے۔ کے متعلق فرمایا۔ میت سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی مشکلات کو نہیں پہچانتا اور نور سے مراد امام ہے جس کی اقتدا کی جائے مشکلات میں۔ اور جو پیروی نہ کرے وہ اس کی مانند ہے کہ شبہات کی تاریکیوں میں اس طرح لپٹا ہوا ہو کہ اس سے نہ نکل سکے۔ یہ وہ ہے جو امام کی معرفت نہیں رکھتا۔

١٤ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسّانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ: قالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: دَخَلَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيُّ عَلىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقالَ: يا أَبا عَبْدِ اللهِ! أَلا أُخْبِرُكَ بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «مَنْ جاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْها وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ وَمَنْ جاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلّا ما كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ»؟ قالَ: بَلىٰ يا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! جُعِلْتُ فِداكَ، فَقالَ: الْحَسَنَةُ مَعْرِفَةُ الْوِلايَةِ وَحُبُّنا أَهْلَ الْبَيْتِ وَالسَّيِّئَةُ إِنْكارُ الْوِلايَةِ وَبُغْضُنا أَهْلَ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ.

/٩١-٩٢

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو عبد اللہ جدلی امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا۔ حضرت نے کہا کیا خبر دوں تجھے اس آیت کے متعلق جس نے نیکی کی خدا کی طرف سے بہتر نیکی اس کے لئے ہے اور وہ قیامت کے دن کی بے چینی سے امن پلائے گا اور جس نے بدی کی وہ اوندھے منہ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا یہ بدلہ اس عمل کا ہے جو اس نے کیا تھا۔ میں نے کہا۔ اے امیر المومنین ضرور آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ حسنہ سے مراد معرفت ولایت اور ہم اہلبیت کی محبت اور سیئہ سے مراد انکار ولایت اور ہم اہلبیت سے بغض۔